اہل بیت اہل جنت؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

درج ذیل روایات غیر ثابت اور جھوٹی ہیں۔ ان کی بنیاد پر کسی کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ اصل چیز اسلامی عقائد واعمال اور اخلاص ہے۔ جن پر نجات اُخروی کا انحصار اور دارومدار ہے۔ محض نسبت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ ان روایات کی بنا پر بعض پھولے نہیں سماتے، وہ اپنے تئیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل بیت کو ماننے والے ہیں، یا ہم اہل بیت سے ہیں، یہی ہماری نجات کے لیے کافی ہے۔ لیکن یاد رکھئے کہ اگر نسبت صحیح ہو اور عقائد واعمال اہل سنت والجماعت والے ہوں، تو یہ فضیلت ہے۔ اگر نسبت ہی صحیح نہیں اور عقائد واعمال بھی صحیح نہیں، تو یہ نسبت مفید نہیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ کے شوہر نامدار سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں لخت جگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے پر نص وارد ہوئی ہے۔ لیکن کسی کا محض اولاد فاطمہ سے ہونا دخول جنت کے لیے ناکافی ہے، بلکہ فیصلہ عقائد واعمال پر ہوگا۔

روایت نمبر ①:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّيَتَهَا عَلَى النَّارِ .

”فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت کی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی

نسل کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 152/3)

تبصرہ:

اس روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان پر تعاقب کرتے ہوئے ''ضعیف'' کہا ہے۔ اسے حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ''الموضوعات: ۱/۴۲۲) میں ذکر کیا ہے۔ عمر بن غیاث ضعیف و منکر الحدیث ہے۔

اس کی متابعت تلید بن سلیمان (اللآلی المصنوعۃ للسیوطی: ۱/۴۰۱) نے کی ہے، یہ راوی ضعیف رافضی ہے۔

اس کی سلام بن سلیمان القاری (المھر وانیات: ۶۹) نے بھی متابعت کی ہے، لیکن وہ سند موضوع ہے۔

① یونس بن سابق کوفی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ؟

''اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔''

(لسان الميزان : 554/7)

② احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ ''متہم'' ہے۔

③ حفص بن عمر ایلی ضعیف ہے۔

یہ روایت موقوف بھی آتی ہے، لیکن ثابت نہیں۔

روایت نمبر ②:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَّا يُدْخِلَ أَحَدًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي النَّارَ فَأَعْطَانِيهَا .

''میں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ نے میری التجا منظور فرمالی۔''

(أمالي ابن بشران : 332)

تبصرہ:

روایت جھوٹی ہے۔

① ابوحمزہ ثمالی ضعیف رافضی ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُتَّفَقٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ .

''اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔''

(ديوان الضعفاء : 684)

② محمد بن یونس کدیمی سخت ضعیف ہے، بعض نے ''وضاع'' بھی کہا ہے۔

روایت نمبر ③:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ مُعَذِّبِكِ، وَلَا وَلَدِكِ .

''اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 11685)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔

① احمد بن حسین بن ماہبرام، ابوعبداللہ ایذاجی ''مجہول'' ہے۔

② اسماعیل بن موسیٰ بن عثمان انصاری بھی ''مجہول'' ہے۔

روایت نمبر ④:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا سَمَّاهَا فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَمُحِبِّيهَا عَنِ النَّارِ .

''فاطمہ کا نام فاطمہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے بچالیا ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 287/14)

تبصرہ:

سند موضوع (من گھڑت) ہے۔

① حسن بن عمرو بن سیف بصری ''متروک'' ہے۔

② قاسم بن مطیب ''ضعیف'' ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْهُولِينَ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَّلَيْسَ بِثَابِتٍ .

''اس حدیث کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں، یہ حدیث ثابت نہیں۔''

روایت نمبر ⑤:

اس معنی کی ایک روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(الموضوعات لابن الجوزي :421/1)

تبصرہ:

اس کی سند جھوٹی ہے۔

① محمد بن زکریا ابو جعفر غلابی ''ضعیف ومنکر الحدیث'' ہے۔
② ابو زید بحرج بن عمیر حنفی ''مجہول'' ہے۔
③ بشر بن ابراہیم انصاری ''وضاع'' ہے۔
④ یحییٰ بن ابی کثیر مدلس ہیں۔
⑤ ابو کثیر صالح بن المتوکل مجہول ہے۔

روایت نمبر ⑥:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مِنْ رِضَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا يَدْخُلَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ .

''محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی جہنم میں

داخل نہ ہو۔‘‘(تفسير الطّبري : 488/24)

تبصرہ:

روایت موضوع ہے۔

① حکم بن ظہیر فزاری ’’متروک، کذاب رافضی‘‘ ہے۔

② اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی (حسن الحدیث) کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ، لٰكِنَّهٗ جَمَعَ التَّفْسِيرَ مِنْ طُرُقٍ، مِنْهَا عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَّعَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعَنْ نَاسٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَغَيْرِهِمْ، وَخُلِّطَ رِوَايَاتُ الْجَمِيعِ، فَلَمْ تُتَمَيَّزْ رِوَايَةُ الثِّقَةِ مِنَ الضَّعِيفِ، وَلَمْ يَلْقَ السُّدِّيُّ مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَّا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ .

’’یہ راوی تو صدوق ہے، لیکن انہوں نے کئی سندوں سے تفسیر جمع کی ہے، مثلاً صالح عن ابن عباس، مرہ بن شراحیل عن ابن مسعود، عن ناس من الصحابہ، وغیرہ۔ سدی پر ان سب کی روایات خلط ملط ہو گئیں تھیں، لہٰذا ثقہ اور ضعیف کی روایت میں امتیاز نہیں ہو سکا اور نہ ہی سدی کی سوائے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے، کسی صحابی سے ملاقات ہے۔‘‘

(العُجاب في بيان الأسباب :1/211-212)